344068-ماضى ميں سالگرہ يا بدعتى شوار پر قبول كيے گئے تحالف كواستعمال كرنے كاحكم

سوال

غیر مشرعی ہواروں مثلاً: سالگرہ وغیرہ پرماضی میں قبول کیے گئے تحالف کواستعمال کرنے کا کیا حکم ہے ؟ اسی طرح میری سہلی کوان کے والد نے اس کی سال گرہ کے موقع پر گاڑی تھنے میں دی تھی، تواس پر سوار ہونے کا کیا حکم ہے ؟

پسندیده جواب

اول:

سالگرہ منانا شرعی طور پر جائز نہیں ہے ، اسی طرح اس سے ہٹ کر دیگر خود ساختہ تہوار منانا بھی جائز نہیں ہیں چاہے وہ دینی تہوار ہوں یا دنیا وی؛ کیونکہ ان میں بدعت بھی پائی جاتی ہے اور کفار سے مشابہت بھی ہے ۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (26804) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

بنیادی طور پراصول تو یہی ہے کہ انسان کو جو بھی تحالف سالگرہ کی مناسبت سے دئیے جائیں توانہیں قبول نہ کرہے؛ کیونکہ الیسے تحالف کو قبول کرنے سے الیسے تہواروں کو تسلیم کرنا بھی ہے اور انہیں مناتے ہوئے تسلسل قائم رکھنے میں تعاون بھی ہے۔ لیکن اگر تھنہ دینے والااصر ارکرہے اور خدشہ ہو کہ اگر تھنہ قبول نہ کیا گیا توخرابی پیدا ہوگی، تووہ اس کا تھنہ ضرور قبول کرے ، اور واضح کر دے کہ میں نے یہ تھنہ غیر مشرعی تہوار کی وجہ سے قبول نہیں کیا بلکہ قرابت داری اور باہمی محبت کی وجہ سے قبول کیا ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (146449) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم :

الیے تہواروں میں دئیے گئے تحالف کواستعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جنہیں الیے وقت میں قبول کیا گیا جب کوئی غیر شرعی تہوار منانے کو جائز سمجھتا تھا، یااس میں تحالف دست جانتا تھا، یااسے علم تو تھالیکن جیسے کہ پہلے ہم نے ذکر کیا کہ بڑی خرابی سے بچنے کے لیے غیر شرعی تہوار پر تھند قبول کیا تھا۔

شيخ الاسلام ابن تيميه رحمه الله كهية بين:

"جس طرح اسلام قبول کرنے سے سابقہ تمام گناہ کالعدم ہوجاتے ہیں، تو توبہ بھی سابقہ تمام گنا ہوں کو کالعدم کر دیتی ہے، خصوصاً ایسے شخص کی توبہ جس نے کوئی گناہ عذر کی حالت میں کیا تھا کہ اسے بعد میں کسی قرآنی یا نبوی حکم کا علم ہوا، یا بعد میں اسے سمجھ آئی کہ پہلے اسے علم نہیں تھا، یا سمجھ نہیں تھی۔ تو یہ بات بالکل واضح ہے، اس میں کوئی پیچیدگی نہیں ہے۔

اسی طرح اگر کسی نے کوئی لین دین کیا، یا ایسی چیز کواپنی ملکت میں لیا جس کی حرمت کا اسے علم نہیں تھا، چاہیے جہالت کی وجہ سے علم نہیں تھا یا وہ نشر عی نص کے معنی کی تاویل کرتا تھا۔ تودومیں سے ایک موقف کے مطابق اس کا حکم بھی یہی ہے، بلکہ بالاولی یہی حکم ہے۔ لہذااگراس نے کوئی ایسا حرام کام کیاجس میں تاویل کرتے ہوئے وہ اسے جائز سمجھتا رہامثلاً: سودی لین دین، یا جوا، یا شراب کی قیمت، یا نکاحِ فاسدوغیرہ یااس طرح کا کوئی بھی کام ہو، پھر بعد میں اسے حق بات کا علم ہوااوروہ توبہ تا ئب ہوگیا، یا ہمارے پاس فیصلے کے لیے آیا، یا ہم سے فتوی طلب کیا تو پھروہ مذکورہ عقود میں جو کچھ بھی اپنے قبضے میں لے چکا ہے وہ اسی کے قبضے میں رہے گا۔

اسی طرح اس کے اس نکاح کو بھی باقی رکھاجائے گا جو کہ فاسدتھا، مثلاً: بغیر ولی کے یا گواہوں کی عدم موجودگی میں نکاح کرلیا اور اسے صحیح سمجھتا رہا، یا چوتھی ہیوی کی عدت کے دوران پانچویں بیوی سے نکاح کرلیا، یا اختلافی نکاحِ حلالہ کرلیا یا کوئی اور فاسد نکاح کیا۔ اور بعد میں اسے نکاح کے فاسدہونے کا علم ہوا تواس کے اس نکاح کو بر قرار رکھاجائے گا۔۔۔۔ یہاں مقصود یہ ہے کہ: اگرالیسے شخص کوقطعی نص کی روسے حرام ہونے کا یقین ہوجائے جیسے کا فرشخص کو اسلام کے صحیح دین ہونے کا یقین ہوجائے تو پھر ہم اس کا فرشخص کے سابقہ نکاحوں کو برقرار رکھیں گے، اور اسی طرح فاسد عقود کی بدولت قیضے میں لیے ہوئے مال کو بھی بشر طیکہ عقد کے فاسدہونے کا سبب بینے والا ذریعہ قائم نہ ہو۔۔۔ اس مسئلے میں امام احداور دیگر فقہا کے موقف میں اختلاف ہے۔

دیگر فقهائے کرام کا نکتہ نظریہ ہے کہ: یہ کام شریعت میں منع ہیں ،اور ممانعت کی وجہ سے وہ کام فاسد ہوجائے گا ،انہوں نے تمام مسلمان کو یکساں ایک ہی جیسار کھا ہے ،انہوں نے تاویل کرنے والے اور دیگر لوگوں میں کوئی تفریق نہیں کی۔"ختم شد

"مجموع الفياوي" (22/12)

ايك اورمقام (412/29) پر كھتے ہيں:

" یہ معاملہ ہر ایسے عقد کے ساتھ ہو گاجبے کوئی مسلمان کسی تاویل کی بنا پر ذاتی اجتادیا کسی کی تقلید کی وجہ سے جائز سمجھتا رہا : مثلاً : ایسے سودی معاملات جنہیں حیلوں کے ذریعے کچھ لوگ جائز قرار دیتے ہیں ۔ "ختم شد

اس بناپر: آپ کی سہلی مذکورہ گاڑی استعمال کرتی ہے تواس میں کوئی حرج نہیں ہے ، اسی طرح اگر آپ اس گاڑی میں سوار ہوتی ہیں تواس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

والثداعكم